شب و روز سرگشتہ مثل صبا   اسی طرح پھرتی تھی وہ جا بجا

داستان فیروز شاہ جنوں کے بادشاہ کے بیٹے کا عاشق ہونا جوگن پر

کدھر ہے تو اے ساقی گلعذار   کہ صحرا سے اب دل ہوا خار خار
کوئی پھول سی دے شتابی شراب   کہ شہر مطالب کو پہونچوں شتاب
وہ دارو پلا دل کو جو راس ہو   کہ جینے کی بیمار کے آس ہو
مسبب کے اسباب دیکھو ذرا   کہ قدرت میں اس کی ہے کیا کیا بھرا
سفید و سیہ اُس کے ہے اختیار   بنایا ہے اُس نے یہ لیل دنہار
جہاں میں ہے اندوہ و عشرت بہم   کہیں صبح عیش و کہیں شام غم
دو رنگی زمانے کی مشہور ہے   کبھی سایہ ہے اور کبھی نور ہے
قضارا سہانا سا اک وقت تھا   کہ اک شب ہوا اس کا واں بسترا
وہ تھی اتفاقاً شب چاردہ   ادا سے وہ بیٹھی وہاں رشک مہ
بچھی ہر طرف چادر نور تھی   یہی چاندنی اس کو منظور تھی
بچھا مرگ[1] چھالے کو اور لیکے بین   دو زانو سنبھل کر وہ زہرہ جبین
کدارا[2] بجانے لگی شوق میں   لگی دست و پا مارنے ذوق میں
کدارا یہ بجنے لگا اس کے ساتھ   کہ مہ نے کیا دائرہ لیکے ہاتھ

[1] مرگ چھالا۔ ہرن کی کھال جسے اکثر جوگی وغیرہ بچھاتے ہیں ۱۲ [2] کِدارا۔ ایک راگ کا نام ۱۲

بندھا اس طرح کا جو اس جا سماں   صبا بھی لگی رقص کرنے وہاں
وہ سنسان جنگل وہ نور قمر   وہ براق سا ہر طرف دشت و در
وہ اُجلا سا میداں چمکتی سی ریت   اُگا نور سے چاند تاروں کا کھیت
درختوں کے پتے چمکتے ہوئے   خس و خار سارے جھمکتے ہوئے
درختوں کے سایے سے مہ کا ظہور   گرے جیسے چھلنی سے چھن چھن کے نور
وہ یا یہ کہ جوگن کا منھ دیکھ کر   ہوا نور سایہ کا ٹکڑے جگر
گیا ہاتھ سے بین سن کر جو دل   گئے سایہ و نور آپس میں مل
وہ صورت خوش آئی جو اُس نور کی   دل اپنے پہ سایہ نے منظور کی
ہوا بندھ[1] گئی اس گھڑی اس اصول   بسیرا گئے جانور اپنا بھول
درختوں سے لگ لگ کے بادِ صبا   لگی وجد میں بولنے واہ وا
کدارے کا عالم تھا یہ اُس گھڑی   کہ تھی چاندنی ہر طرف غش پڑی
یہاں تو یہ عالم تھا اور طور یہ   تس اوپر مزا تم سنو اور یہ
کہ تھا اک پریزاد فرخ سیر   جنوں کے تھا وہ بادشہ کا پسر
نہایت طرحدار صاحب جمال   برس بیس اکیس کا سن و سال
ہوا پر اُڑاے ہوے اپنا تخت   کسی طرف جاتا تھا فیروز بخت
وہ جاتا تھا کرتا ہوا سیر ماہ   اُسے خلق کہتی تھی فیروز شاہ
یکایک سنی بین کی جو صدا   وہاں تخت لا اُس نے اپنا رکھا
جو دیکھے تو جوگن ہے اک رشک حور   کہ چشم فلک نے نہ دیکھا یہ نور

[1] ہوا بندھنا۔ سماں بندھنا ۱۲ آسی

نظر کر کے حسن اس کا غش کر گیا
تعشق کے عالم میں بس مر گیا

یہ سمجھا بناوٹ کا کچھ بھیس ہے
لگا کہنے جوگی جی آدیش[۱] ہے

پڑا تم پہ ایسا کہو کیا بجوگ[۲]
لیا واسطے کس کے تم نے یہ جوگ

کدھر سے تم آئے کہاں جاؤ گے
دیا[۳] اپنی ہم پر بھی فرماؤ گے

وہ سمجھی کہ اس کا دل آیا ادھر
کہ دل بھی تو رکھتا ہے دل کی خبر

خس و خار ہے عشق حسن آگ ہے
سدا عشق اور حسن میں لاگ ہے

ولے راگ ہے اور ان میں ہوا
کہ دونوں طرف آگ دے ہے لگا

کہا ہنس کے جوگن نے ہر بول ہر[۴]
جہاں سے تو آیا چلا جا ادھر

کہا تب پریزاد نے واہ جی
بہت گرم[۵] ہیں آپ اللہ جی

نہ روکھی[۷] ہو اتنا بھلا جاؤں گا
ذرا بین سن کر چلا جاؤں گا

کہا ہوتے سوتے[۶] سے اپنے کہو
فقیروں کو چھیڑو نہ بیٹھے رہو

یہ دو دو لطیفے جو باہم ہوئے
اسی لطف میں یہ تو بیدم ہوئے

گیا بیٹھ آ سامنے ریت میں
رہا کھیت یہ تو اسی کھیت میں

نظر حسن پر گاہ گہ بین پر
سراپا دل اس لعبت چین پر

رہا تن بدن کا نہ کچھ اس کو ہوش
بنا گل وہ جوں نقش باچشم و گوش

وہ جوگن جو تھی درد و غم کی اسیر
ہوا غم میں جوگن کے یہ بھی فقیر

له سلام-حکم ۱۲ ٢ه مصیبت-جدائی ۱۲- ٣ه دیا-رحم کرنا-مہربانی ۱۲ ٤ه ہر بول ہر یعنی خدا خدا کر ۱۲ ٥ه گرم-مراد تیز طرار ۱۲ ٦ه ہوتے سوتے کو کہنا عزیزوں کے حق میں برا کہنا ۱۲ ٧ه نہ روکھی ہو-یعنی بدخلقی نہ کرو ۱۲-آسی

نہ سدھ[۱] گھر کی لی اور نہ لی راہ کی
جب آئی ذرا سدھ تو پھر آہ کی

بجاتی رہی بین وہ صبح تک
نہ رو دیا کیا سامنے بیدھڑک

ادھر تان پر بین کی تھی بہار
بندھا تھا ادھر اس کے رونے کا تار

دھری اپنے کاندھے پہ جب اس نے بین
اٹھی لے کے انگڑائی زہرہ جبین

پریزاد نے تب پکڑ اس کا ہاتھ
شتابی بٹھا تخت پر اپنے ساتھ

زمیں سے اڑا آسماں کے تئیں
وہ کتنا کہا کی نہیں رے نہیں

نہ مانا او ر اس نے اڑایا اسے
پرستان میں لا کر بٹھایا اسے

یہ مژدہ گیا باپ پاس اپنے لے
کہا عرض رکھتا ہوں میں آپ سے

یہ جوگی جو ہیں ایک صاحب کمال
ذرا بین سنیے اور ان کے خیال

بہت آپ ان سے اٹھائیں گے حظ
بہت بین سن ان کی پائیں گے حظ

کہا اس نے بابا بہت خوب ہے
ہمیشہ سے راگ اپنا مرغوب ہے

کہا آؤ جوگی جی بیٹھو ادھر
کرو روشن اپنے قدم سے یہ گھر

کھلے بخت بیٹے کے اور باپ کے
سروں پر ہمارے قدم آپ کے

بہت اس کی تعظیم و تکریم کی
جگہ ایک پاکیزہ رہنے کو دی

داستان فیروز شاہ کی مجلس آرائی اور جوگن کے بلانے میں

پلا مجھ کو ساقی محبت کا جام
کہ مہمانیوں میں ہوا دن تمام

یہ جوگن جو بیٹھی بروگن[۲] ہوئی
کہ اتنے میں رات آئی جوگن ہوئی

له سدھ-خبر ہوش ۱۲-آسی ٢ه فرقت زدہ ۱۲